محترمہ ڈاکٹر صاعقہ مہدی

وحدت اسلامی

عید میلاد باسعادت پیغمبر عظیم الشان کے موقع پر ہندوستان کے مختلف شہروں میں منعقد دینی اجتماعات اور جلسوں وافادیت جیسے اہم اور بنیادی مسائل کے بارے میں تفصیلی تذکرہ کیا گیا۔ برادران اہل سنت کے مطابق ۱۲ ربیع الاوّل اور برادران اہل تشیع کے مطابق ۱۷ ربیع الاوّل حضرت محمد مصطفےٰ کا یوم ولادت ہے۔ امت اسلامیہ عالم کے درمیان وحدت واتحاد کی ضرورت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اسلامی جمہوریہ ایران نے دونوں روایات کے درمیان موجود فاصلے کو ہفتۂ وحدت کے نام سے موسوم کردیا ہے تاکہ اس ہفتہ کے دوران اسلامی معاشرہ کے مختلف شعبوں کے درمیان اتحاد وہم آہنگی کا شاندار مظاہرہ ہو سکے۔ درحقیقت ہفتہ وحدت امت اسلامیہ عالم کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کا بہترین موقع ہے تاکہ وہ اپنے عدیم المثال اتحاد اور اپنی مثالی وحدت وہم آہنگی کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے جانی اور خونخوار دشمنوں کو لرزہ براندام کر سکیں۔ خداوند عالم نے توحید پرستوں اور ایمان والے لوگوں کو آپس میں تفرقہ وجدائی سے پرہیز اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور ان سے یہ مطالبہ کیا کہ تمام لوگ حکم الٰہی کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے واحد و ناقابلِ شکست پیکر کی شکل میں برقرار رہیں۔ "واعتصموا بحبل الله جميعاً ولاتفرّقوا۔" اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر مومنین پرچم توحید کے سایہ میں باہم متحد رہیں تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت انھیں کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ امت اسلامیہ اپنے اتحاد کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی عزت وسربلندی کی مخالفت کرنے والی طاقتوں کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنا سکتی ہے۔

پیغمبر اسلامؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ " الجماعة خير و الفرقة عذاب !" یعنی اجتماع وہم آہنگی خیروبرکت اور نیکی کا سرمایہ ہے اور تفرقہ وعلیحدگی مصائب وعذاب کا باعث۔ مسلمانوں کے درمیان اتحادواتفاق نہ صرف اس دنیا میں ان کی عظمت وطاقت کا باعث ہے بلکہ اس کی وجہ سے انھیں

آخرت میں بھی سعادت وسربلندی حاصل ہوگی جیسا کہ رسول مقبول کا ارشاد گرامی ہے" من سره ان لیکن بحبوبة الجنة فلیلزم الجماعة[۲] جو شخص دوست رکھتا ہے اس کا محل سکونت قلب بہشت ہے۔

جی ہاں !اگر مومنین باہمی اختلافات و تفرقہ سے علیحدگی اور کنارہ کشی اختیار کرلیں اور خوشنودی پروردگار کی خاطر باہم متحد ہوجائیں اور ناقابل شکست صف واحد کی شکل اختیار کرلیں تو انھیں کفروالحاد اور ظلم وستم کے امنڈتے ہوئے سیلاب وطوفان پر غلبہ حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہوگی اور دنیا کا بڑے سے بڑا طوفان بھی ان کی وحدت کے شجر طیبہ کو اکھاڑ نہ سکے گا کیونکہ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف پیدا کرنا اسلام دشمن طاقتوں کی سازشانہ روش کا ایک اہم جز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے اقتدار کی نابودی کے لئے وہ اس امت واحد کو چھوٹے چھوٹے گروہوں اور ٹکڑوں میں تبدیل کردینا چاہتی ہیں کیونکہ انھیں اپنے ناجائز مقاصد میں کامیابی اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب یہ مسلمان بھائیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ اور لاپرواہ کردیں اور امت اسلامیہ کے درمیان روشن چراغ وحدت وہم آہنگی کو بجھادیں۔ آج اسلامی جمہوریہ ایران ان معدودے چند ملکوں میں سے ایک ہے جو اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد سے داخلی اور خارجی سطح پر مسلمانوں کے درمیان وحدت واتحاد پیدا کرنے کی کوشش میں سرگرم ہے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اسی وحدت واتحاد کے سایہ میں اسلامی انقلاب نے عظیم الشان کامیابی حاصل کی ہے۔ عوام اور ان کے مقاصد کے درمیان اتحاد اور وحدت قیادت ورہبری انقلاب اسلامی ایران کو دنیا کے دیگر انقلابات کے درمیان نمایاں اور امتیازی حیثیت عطا کرتی ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کے قائد وبانی حضرت امام خمینیؒ نے ہمیشہ صرف ایرانی عوام کو ہی نہیں بلکہ پوری امت اسلامیہ کو باہمی اتحاد اور ہم آہنگی کی طرف دعوت دی تھی۔ جب عوام کی مذہبی سوجھ بوجھ میں کچھ اضافہ ہوتا ہے تو وہ خود ایسے امور سے پرہیز کرنے لگتے ہیں جو آپسی اختلاف کا باعث بن سکتے ہیں۔ چنانچہ آج حکومت ایران کے تمام افسران منادی وحدت واتحاد حضرت رسول اکرمؐ کے ارشادات کی پیروی کرتے ہوئے عوام کے درمیان وحدت واتحاد کی حفاظت میں ہمہ تن سرگرم ہیں

اور ہمہ وقت اتحاد بین المسلمین کی مخالفت کرنے والی طاقتوں کو بے نقاب کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔اسلامی انقلاب اور جمہوری اسلامی ایران کے قائد عظیم الشان آیت اللہ العظمٰی سید علی خامنہ ای نے اپنی تقریر میں تفرقہ انگیز اسلام دشمن طاقتوں کے منہ پر بھرپور طمانچہ رسید کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ "یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام اور توحید کے نام پر اسلامی معاشرہ کو ایک دوسرے سے الگ کررہے ہیں۔ان حالات میں پوری امت اسلامیہ عالم کو اپنے فریضے پر عمل کرنا چاہئے ورنہ تفرقہ انگیز عناصر اسلامی معاشرہ کے وجود کو زبردست خطرے سے دوچار کردیں گے۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر و احسان کہ اسلامی جمہوریہ ایران کلام الٰہی پر ایمان و اعتقاد کے سہارے اور الٰہی احکام و ارشادات رسول مقبولؐ کی پیروی کرتے ہوئے امام خمینیؒ جیسے باشعور قائد کی قیادت میں وحدت و اتحاد دشمن طاقتوں کے خلاف ایک مظبوط پہاڑ کی طرح اپنے موقف پر ثابت قدم ہے اور امت اسلامیہ والم کو وحدت واتحاد کی طرف دعوت دے رہاہے اور اسلام دشمن تفرقہ انگیز بسازشوں کے خلاف جدوجہد کررہاہے۔

اسلامی انقلاب کی عظیم الشان کامیابی کے بعد ابتدائی آٹھ برس کے دوران ایران ایسے خطرناک مسائل وحوادث کا شکار رہاہے کہ ان میں سے ہر حادثہ ایک حکومت کی نابودی کے لیے کافی تھا۔فوجی بغاوت،انقلاب دشمن جماعتوں کی مسلحانہ سرگرمیاں، مہلک بم کے دھماکے، مشرقی ومغربی ذرائع ابلاغ کے بے بنیاد پروپگنڈے، عراق کی جانب سے مسلط کردہ تباہ کن جنگ کا بوجھ اور خلیج فارس میں ایران پر امریکہ اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے کئے جانے والے اقتصادی اور فوجی حملے وغیرہ ایسے حوادث ہیں جن کو برداشت کرنا آسان نہیں تھا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک متحد اور اسلامی اخوت سے مالا مال قوم کو اتنی آسانی سے نابود کیا جاسکتا ہے؟ ایرانی عوام کے درمیان مثالی اتحاد اور اسلامی احکام کی پیروی کرنے والے باشعور قائد کی قیادت میں دشمنان دین کے خلاف جنگ ونبرد آزمائی کا حوصلہ ایرانی عوام کو دشمن کے خوف سے لاپرواہ بنائے ہوئے ہے اور وہ اسلامی عزم وحوصلے کے ساتھ دشمن کا بھرپور مقابلہ کرتے چلے آرہے ہیں:

دنیا کی بڑی طاقتوں کی یہ خواہش رہی ہے کہ اسلامی ممالک کے درمیان اختلاف پیدا کردیں

اور ان کے درمیان لڑائی کا تماشہ دیکھتی رہیں لیکن اسلامی جمہوریہ ایران نے ان کی پرانی سیاست "اختلاف پیدا کرو اور حکومت کرو" کی بساط الٹ دی ہے اور جنگ کے بھاری بھر کم بوجھ کے باوجود کبھی ان کے سامنے دست سوال نہیں دراز کیا ہے۔ ایران کا اعتقاد ہے کہ اگر ہمارے درمیان کوئی اختلاف بھی ہے تو ان اختلافات کو دور کرنے کے لیے خود مسلمانوں کو کوشش کرنی چاہئے اس سلسلے میں بیرونی ممالک سے مدد و حمایت کے مطالبے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بیرونی ممالک ہمارے علاقے پر ہمیشہ سے اپنی لالچ بھری نگاہیں لگائے ہوئے ہیں۔

اسلامی انقلاب کی کامیابی کے فوراً بعد ایران پر ایک تباہ کن اور طویل المدت جنگ کے مسلط کرنے کا بنیادی مقصد عرب و عجم کے دیرینہ اختلافات سے ناجائز فائدہ حاصل کرنا تھا۔

پہلے مرحلے میں امریکہ کو یہ امید تھی کہ وہ اپنے سیاسی ہتھکنڈوں کے ذریعہ اسلامی جمہوری ایران کو وہائٹ ہاؤس کے سامنے سر تسلیم خم کردینے کے لیے مجبور کردے گا لیکن امریکی حکمت عملی کے مقابلے میں اسلامی جمہوریۂ ایران کی سیاسی سرگرمی کو کامیابی حاصل ہوگئی اور وہائٹ ہاؤس کے ماہرین سیاست حیران رہ گئے اور ان کی مسلسل کوشش کا کوئی فائدہ نہ نکل سکا۔ اسلحوں کی سپلائی کے ذریعہ ایران اور امریکہ کے درمیان خوشگوار دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی لیکن اس سلسلے میں امریکہ اپنی شرمناک سیاست سے باز نہیں آیا اور اسلحہ فروشی کی سازشی پیش کشی میں خفیہ طور پر اسرائیل کو بھی شامل کئے رہا تاکہ وہ اسلامیہ جمہوریۂ ایران کے دامن کو داغدار بنا سکے لیکن توفیق خداوندی شامل حال رہی اور مناسب موقع ہاتھ آتے ہی حجۃ الاسلام رفسنجانی نے اس امریکی سازش کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ (ان کید الشیطان کان ضعیفا)

دوسرے مرحلے میں امریکہ کا منصوبہ یہ تھا کہ سلامتی کاؤنسل کے ذریعہ ایران کی بین الاقوامی اقتصادی اور فوجی ناکہ بندی کی جائے لیکن اس سلسلے میں اسلامی جمہوریہ ایران کی سیاسی سرگرمی اور اقوام متحدہ میں صدر جمہوریہ ایران کی تقریر نے امریکی پلاننگ کی راہ میں بڑی رکاوٹ کھڑی کردی لہذا مسلط کردہ جنگ کے سلسلے میں وہ اپنے دوسرے مرحلے کی پلاننگ کو کامیاب نہ بنا سکا یہ امریکی حکمراں یہ سمجھتے تھے کہ خلیج فارس میں امریکی فوجی نقل و حرکت کی وجہ سے اسلامی جمہوریۂ ایران

خوفزدہ ہو کر اپنے موقف کو تبدیل کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ لیکن اسلامی جمہوریہ ایران نے حکم الٰہی وہدایت قرآنی "اعتدوا بمثل مااعتدی علیکم" کے بموجب امریکہ کے خلاف مقابلہ بمثل کی سیاست اختیار کرلی اور امریکی حملوں کا منہ توڑ جواب دینا شروع کر دیا اور یہ طے کرلیا کہ امریکہ کے ہر حملے کا منہ توڑ جواب دینا لازمی ہے۔ اور ایران آج بھی اپنی اس سیاست پر پوری طرح کاربند ہے۔

۱۱ر ستمبر کو امریکہ میں رونما ہونے والے المناک حوادث کے بعد امریکی حکمرانوں نے کسی ثبوت اور دلیل کے بغیر اسامہ بن لادن کو اس جرم کا مجرم اعلان کر دیا اور اسامہ کی تلاش کے بہانے سرزمین افغانستان پر ایسی خوفناک بمباری شروع کر دی جس کی مثال تاریخ کے صفحات میں بھی نظر نہیں آتی۔ دنیا میں عدل وانصاف کی حفاظت کا دم بھرنے والے کتنے بڑے بڑے ادارے موجود ہیں لیکن کسی ادارے سے یہ آواز بلند نہ ہوئی کہ آخر اس وحشیانہ بمباری کے دوران ہلاک ہونے والے بے گناہ افغانی مسلمانوں نے کیا جرم کیا ہے کہ ان کو خاک وخون میں غلطاں کیا جارہا ہے۔ بہر حال نہایت ظالمانہ اور بے شرمانہ انداز میں افغانی مسلمانوں پر بمباری کا سلسلہ جاری رہا اور پوری دنیا خاموش تماشائی بنی رہی۔ افغانستان کے ساتھ ہی ساتھ عراقی علاقوں پر بھی امریکی بمباری کا سلسلہ چلتا رہا لیکن عالمی فضا میں کہیں سے بھی احتجاج کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔ درحقیقت اس بمباری کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی نابودی مقصود تھی۔ اپنے اس شرمناک مقصد میں کامیابی کی خاطر اس نے ملت اسلامیہ عالم کو مرعوب کرنے کے لئے طرح طرح کی دھمکیاں دینا شروع کر دیا۔

عالمی سطح پر یہ ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کی گئی کہ اسلام تو دہشت گردی کا مذہب ہے اور دنیا کے سارے مسلمان دہشت گرد ہیں کہیں اور نہیں بلکہ افغانستان کے مرکزی شہر کابل کے چوراہے پر مسلمانوں کی ریش تراشی اور برقعے سوزی کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ تاکہ دنیا والوں کو یہ باور کرا سکیں کہ اسلام خدانخواستہ ایسا خراب مذہب ہے کہ خود اس کی پیروی کرنے والے اس سے بیزار ہیں۔

جی ہاں! ذرا غور وفکر سے کام لیجئے اور دشمن کی اس فریب کاری کا بغور مطالعہ کیجئے۔ اگر دنیا کے تمام مسلمانوں اور اسلامی ملکوں کے درمیان وحدت واتحاد کی نعمت موجود ہوتی تو آج عراق وافغانستان کے بے گناہوں کو بمباری کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ یہ باہمی تفرقہ واختلاف کا نتیجہ ہے کہ آج امت اسلامیہ

عالمی سطح پر مصائب و آلام کا شکار ہے۔اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کے درمیان اسلامی وحدت کی تشکیل کی بھرپور کوشش کی جائے۔ اور اپنے اعمال وافعال سے پوری دنیا پر یہ واضح کردیا جائے کہ اسلام دہشت گردی کا نہیں بلکہ امن وسلامتی کا مذہب ہے جو کسی پر حملہ وتجاوز کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کے سامنے سر جھکانے سے روکتا ہے لیکن اللہ کی خوشنودی کی خاطر مٹی پر سر رکھدینے کو انسانیت کی معراج قرار دیتا ہے۔ غیر اسلامی دنیا اگر مسلمان رہنماؤں کے ارشادات کی طرف توجہ نہ کرے تو یہ فطری امر ہے لیکن مسلمانوں کو تو بہر حال اپنے رہنماؤں کے زرین اقوال وارشادات یاد رکھنا چاہیے۔ کچھ ہی دنوں کی بات ہے کہ اسلامی انقلاب کے قائد عظیم الشان آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے صدر جمہوریہ ایران کی حیثیت سے اقوام متحدہ جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کیا خوب ارشاد فرمایا تھا کہ "اس میں شک نہیں کہ صلح ایک خوبصورت اور دلکش کلمہ ہے لیکن عدالت وانصاف صلح سے زیادہ اہم اور بلند ہے اور ایسا کلمہ ہے جس سے دنیا کے طاقتور ظالم وحملہ آور طبقے کے لوگ ہمیشہ سے کتراتے چلے آرہے ہیں۔ بہر حال ایران صلح وسلامتی اور انسانی دوستی کا خواہاں اور طرفدار ہے لیکن صلح کی آڑ میں کسی مکر وفریب کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ اگر مسلمانوں کے درمیان حقیقی اسلامی اتحاد قائم ہو جائے تو یہ ثابت کرنا قطعی دشوار نہ ہوگا کہ اسلام دہشت گردی کا سخت مخالف رہا ہے اس نے دہشت گردی کے ہاتھوں بھاری نقصانات اٹھائے ہیں لیکن دہشت گردی کی حمایت نہیں کی اور آج بھی اگر دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہے تو بہر حال اسلام اور اسلامی تعلیمات کے ذریعہ اس کا بھرپور مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

حوالے:

۱۔ نہج البلاغہ حدیث۔ ۱۲۰۲

۲۔ نہج الفصاحہ حدیث۔ ۲۸۲۶

❀❀❀